International Research Journal on Islamic Studies (IRJIS)
ISSN 2664-4959 (Print)
Journal Home Page: https://www.islamicjournals.com/
E-mail: tirjis@gmail.com / info@islamicjournals.com
Published by: "Al-Riaz Quranic Research Centre" Bahawalpur

قرآن مجیداور احادیث میں لفظ رحم کا تصور اور استعمالات

The Concept and Usage of the Word of Mercy in Holy Quran and Hadith

1. **Muhammad Suleman Nasir**
Ph. D Research Scholar
Department of Islamic Studies and Arabic
Gomal University, Dera Ismail Khan
Email: msuln2222@gmail.com

To cite this article: Suleman Nasir, Muhammad "قرآن مجید اور احادیث میں لفظ رحم کا تصور اور استعمالات" International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 1, Issue No. 2 (Jan 1, 2020) Pages (47-61)

Journal	International Research Journal on Islamic Studies Vol. No. 1 || January - June 2020 || P. 47-61
Publisher	Al-Riaz Quranic Research Centre, Bahawalpur
URL:	https://www.islamicjournals.com/**1-2-3**/
Journal homepage	www.islamicjournals.com
Published online:	01 January 2020

The Concept and Usage of the Word of *Mercy* in the Holy Quran and Hadith

By Muhammad Suleman Nasir

Abstract:

All praises and thanks be to Allah, the Lord of the entire Universe Muhammad, who is a symbol of mercy, peace, and love to all human beings. Islam is a universal religion. Its blessings, bounties, and auspiciousness are common to all human beings irrespective of community, caste, creed, region, and nation. Islam is the religion of peace and mercy. It is a religion for humanity. It strongly emphasis on love and mercy in general. It teaches us that we should show mercy. R-Ḥ-M (Arabic: رحم) is the tri consonantal root of many Arabic and Hebrew words, and many of those words are used in Holy Quran. Holy Quran is a complete guide for all human beings. All chapters in the Quran, except one

(Repentance Chapter), begin with the words "Bismillahiar-Rahman AR-Rahim" or in the name of Allah, Most Gracious, Most Merciful. IN Islam the title "Most Merciful" (al-Rahman) is one of the names of Allah and Compassionate (al-Rahim), is the most common name occurring in the Quran. Rahman and Rahim both derive from the root Rahmat, which refers to tenderness and benevolence. Allah SWT could have used other attributes in its place, but he chooses these two which show their significance. God's Mercy precedes his other attributes. Each worshipper repeats the attribute of mercy sixty-eight times/day during his five daily prayers. Without love and mercy, there will be chaos in society. Showing mercy to Allah's creatures creates a society of peace and tolerance. That is why in Holy Quran Allah emphasized mercy and tenderness.

Keywords: Mercy, Tenderness, Blessing, Quran, Hadith

1. رحم معنی ومفہوم

رحم کو عربی میں "الرحمۃ" کہتے ہیں۔ اس کے لغوی معنی لطف،رحمۃ اور شفقت کے ہیں۔[1] یہ نرمی،رِقت اور مغفرت کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔[2]

عربوں کے نزدیک لفظ رحم اگر انسانوں کے تعلق میں استعمال ہو تو اس سے مراد "رِقتِ قلب، دلی شفقت اور عطف مراد ہوتا ہے۔مگر جب یہ لفظ اللہ تعالیٰ سے منسوب ہو تو اسے مراد اللہ تعالیٰ کی بندوں پر احسان اور رزق ہے۔"[3]

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ رحم اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے، جس کا مقصد بندوں کو بھلائی پہنچانا اور شر سے محفوظ رکھنا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانویؒ کے مطابق "رحم لغت میں رِقتِ قلب اور انطاف کو کہتے ہیں، جو فضل واحسان کا متقاضی ہو۔چونکہ رحمت مزاج کے تابع رہنے والی کیفیات میں سے ایک کیفیت ہے اس لئے اللہ کی ذات کے لئے اس کا ستعمال حقیقی نہیں بلکہ مجازاً استعمال ہوا ہے۔چونکہ اللہ تعالیٰ مزاج کی کیفیتوں سے پاک ہے اس لئے جب اس کا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہو تو اس سے مراد رحمت کا نتیجہ ہوتا ہے یعنی بندوں کی حفاظت، رعایت اور بھلائی۔"[4]

حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا کہ،

" إن الرحم سجنة من الرحمن،فقال الله من وصلك وصلته، ومن قطعك قطعته"[5]

"رحم کا تعلق رحمن سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ پاک نے فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔"

---

[1]۔ الیسوعی، الاب پولیس المعلوف، "المنجد فی اللغتہ"، ایران، انتشارات اسلامی، 1973ء، ص۔153

[2]۔ ابن منظورالافریقی، جمال الدین ابو الفضل محمد بن مکرم، "لسان العرب"، ج۔16، ایران، نشر ادب الجوزہ،، 1495ھ، ص۔543، بلیاوی، عبدالحفیظ، مولانا، "مصباح اللغات"، ملتان،، مکتبہ امدادیہ، ص۔284

[3]۔ دائرہ معارف اسلامیہ، لاہور، جامعہ پنجاب، ج۔10، ص۔228

[4]۔ تھانوی، اشرف علی، مولانا، "کشاف"، کلکتہ، انڈیا، 1862ء، ص۔588

[5]۔ بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، امام، "الجامع الصحیح"، نعمانی کتب خانہ، لاہور، 1983ء، ح۔4830

القاموس میں رحم کے یہ معنی بیان ہوئے ہیں۔

"الرقته المغفرته والتعطف" یعنی "دل کا نرم ہونا، معاف کرنا اور رحم کرنا۔" [6]

رِقت کا تقاضا ہے کہ احسان اور نیکی کرنا۔اس سے نرم دلی اور کبھی احسان کرنا بھی مراد لئے جاتے ہیں۔اللہ کی رحمت سے مراد اس کا احسان اور مخلوق سے اسکی رقت قلبی مراد ہے۔

امام راغب کے مطابق رحم سے مراد ایسی نرمی مراد ہے جو احسان اور انعام کا متقاضی ہو لیکن اس انعام اور احسان کا محرک یا باعث کسی قسم کی رِقت نہ ہو یعنی رحم اور احسان اور رِقت کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔اولذکر کا تعلق بندوں کے دلوں اور طبیعتوں سے ہے اور موءخرالذکر کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے مختص ہے۔ [7]

2. قرآن مجید میں رحم کا تصور

قرآن مجید میں بہت سے الفاظ ،لفظ "الرحمۃ" سے مشتق ہیں،ان میں سب سے اہم اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے دو صفاتی نام رحمان اور رحیم ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں بے مثل ہے۔رحم کے معنی تو معلوم ہیں لیکن اس کی کیفیت کے ادراک سے مخلوق عاجز ہے۔ارشادِ ربانی ہے کہ،

"لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ " [8]

اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

اس طرح وہ رحمان اور رحیم تو ضرور ہے لیکن اس کی رحمت کا اندازہ کسی کو نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کی مہربانی عموماً تو سب کے لئے ہے لیکن خصوصی مہربانی صرف اور صرف مومنوں کے لئے ہے۔قرآن پاک کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کی ہر سورۃ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع ہوتی ہے(سوائے سورۃ توبہ کے)۔جس کا یہ مطلب ہے کہ اس کتاب کے احکامات مہربان اور رحم کرنے والے بادشاہ کے ہیں اور اس کے تمام قوانین رحم پر مبنی ہیں،اس میں ایسی کوئی بات نہیں کو ناانصافی پر مبنی ہو تاکہ اس کی تلاوت کرنے والے اس کو ذوق وشوق سے اور تدبر سے پڑھیں اور سمجھیں در حقیقت اللہ تعالیٰ کی مہربانیاں اور رحمتیں اس دریا کی مانند ہیں جس کا کوئی کنارہ نہ ہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک ہے۔کہ،

"قدم على النبي صلى الله عليه وسلم سبي ، فإذا امرأة من السبى قد تحلب ثديها تسقي ، إذا وجد ت صبيا في السبى أخذته فألصقته ببطنها وأرضعته ، فقال لنا النبي صلى الله عليه وسلم " أترون هذه طارحة ولدها في النار". قلنا لا وهى تقدر على أن لا تطرحه. فقال " الله أرحم بعباده من هذه بولدها ". [9]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ قیدی آئے قیدیوں میں ایک عورت تھی جس کا پستان دودھ سے بھرا ہوا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی،اتنے میں ایک بچہ اس کو قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگالیا اور اس کو دودھ پلانے لگی۔ہم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کیا کہ نہیں جب تک اس کو قدرت ہو گی یہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا کہ اللہ اپنے بندوں پر اس سے بھی زیادہ رحم کرنے والا ہے۔جتنا یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہو سکتی ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ارشاد ہوتا ہے،

---

[6] ۔زین العابدین، قاضی،"قاموس القرآن"،ج۔8،کراچی،دارالشاعت ،1978ء،ص۔817، قاسمی،وحید الدین،مولانا،"قاموس الجدید"،لاہور،ادارہ اسلامیات ،1990ء،ص۔528

[7] ۔اصفہانی،امام راغب،ابی قاسم حسین بن محمد،"مفرادات فی غریب القرآن"، قاہرہ، مصر،1405ھ،ص۔283

[8] ۔القرآن،11:42

[9] ۔بخاری،"الجامع الصحیح"،ح۔5999

"أن أبا هريرة ، قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " جعل الله الرحمة مائة جزء ، فأمسك عنده تسعة وتسعين جزءا ، وأنزل في الأرض جزءا واحدا ، فمن ذلك الجزء يتراحم الخلق ، حتى ترفع الفرس حافرها عن ولدها خشية أن تصيبه " [10]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے بنائے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے حصے رکھے صرف ایک حصہ زمین پر اتارا اور اسی کی وجہ سے تم دیکھتے ہو کہ مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے، یہاں تک کہ گھوڑی بھی اپنے بچہ کو اپنے سم نہیں لگنے دیتی بلکہ سموں کو اٹھا لیتی ہے کہ کہیں اس سے اس بچہ کو تکلیف نہ پہنچے۔ گویا دنیا میں کسی کے پاس رحم کا اگر ایک ذرہ بھی موجود ہے اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہربانی ہے۔ مثلاً والدین کا اولاد پر مہربان ہونا، حاکم کا رعیت پر، دوست کی دوست کے ساتھ رحمت اور مہربانی کا معاملہ، سب اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہے۔ یہاں تک اگر کوئی ظلم کرنے والا کسی مظلوم پر رحم کھاتا ہے تو رحم بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے دل میں ڈالا گیا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی شان یوں بیان فرمائی ہے۔

"لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" [11]

تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس سے ہیں- جن کو تمہارے نقصان کی بات نہایت گراں گزرتی ہے - جو تمہارے فائدے کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں، ایمانداروں کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات کا مومنوں کے لئے اس قدر مہربان اور شفیق ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وجہ سے ہے کیونکہ اللہ نے آپ ﷺ کی طبیعت اور فطرت ہی ایسی بنادی ہے کہ اس مین رحم کا مادہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا۔ جیسے فرمایا،

"فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ" [12]

"اللہ تعالیٰ کی رحمت کے باعث آپ ان پر رحم دل ہیں"

زوجین کے درمیان مودت اور رحمت بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے۔

"وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ" [13]

"اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں- تاکہ تم آرام پاؤ- اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی- یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں۔"

الغرض کسی سے بھی اگر کوئی مہربانی ہو یا کوئی نعمت حاصل ہو تو یہ واحد لاشریک ذات کی رحمت کا نتیجہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمان ہے کہ،

"حدثنا قتيبة بن سعيد ، حدثنا يعقوب بن عبد الرحمن ، عن عمرو بن أبي عمرو ، عن سعيد بن أبي سعيد المقبري ، عن أبي هريرة ـ قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول " إن الله خلق الرحمة يوم خلقها مائة رحمة ، فأمسك عنده تسعا وتسعين رحمة ، وأرسل في خلقه

[10]۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن سورہ، "الجامع ترمذی"، ناشر ملک سراج الدین، لاہور، ت۔ن، ح۔ 3671

[11]۔ القرآن، 128:9

[12]۔ القرآن، 159:3

[13]۔ القرآن، 30:21

كلهم رحمة واحدة ، فلو يعلم الكافر بكل الذي عند الله من الرحمة لم ييأس من الجنة ، ولو يعلم المؤمن بكل الذي عند الله من العذاب لم يأمن من النار". [14]

"ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا، ان سے عمرو بن ابی عمرو نے بیان کیا، ان سے سعید بن ابی مقبری نے اور ان سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے۔ اس کے بعد تمام مخلوق کے لئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔"

قرآن مجید کا تصور رحمت، مغرب کے، انسان کے فطری گناہ گاری اور کفرہ کے تصور سے یکسر مختلف ہے۔ مغرب کے نزدیک کفارہ اس فطری گناہ گاری کا علاج ہے، اس کے سوا انسان کے لئے دنیا میں امن و امان اور عاقبت میں کوئی بخشش نہیں۔ قرآنِ پاک میں حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کے ساتھ ساتھ توبہ کا تصور بھی موجود ہے۔ انسانی فطرت مین خیر و شر کا مادہ برابر پایا جاتا ہے یعنی انسانی فطرت ہموار ہے اور اس میں خیر و شر دونوں کو قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور انسان کی یہ فطرت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے مزید یہ کہ انسان فطری طور پر گناہ گار نہیں۔ لہٰذہ رحمت کا سبب یہ دائمی گناہ گاری نہیں بلکہ ربوبیت ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ کی رحمت گناہ گاروں کے لئے بھی ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بڑا زور دیا گیا ہے مثلاً ارشاد ہوتا ہے کہ،

"وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ" [15]

"یہ لوگ جب آپ کے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو (یوں) کہہ دیجئے کہ تم پر سلامتی تمہارے رب نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ مقرر کر لیا ہے۔"

اسی طرح فرمایا،

"رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ" [16]

"تمہارا رب بڑی وسیع رحمت والا ہے"

"وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ" [17]

"تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے"

"وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ" [18]

"اور میری رحمت تمام اشیا پر محیط ہے۔"

اس کے ساتھ ساتھ ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کی تعلیم دی گئی ہے ارشاد پاک ہے،

"لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ" [19]

---

[14] ۔ بخاری، "الجامع الصحیح"، ح۔ 640

[15] ۔ القرآن، 54:6

[16] ۔ القرآن، 147:6

[17] ۔ القرآن، 58:17

[18] ۔ القرآن، 156:7

[19] ۔ القرآن، 53:39

"تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ، بالیقین اللہ تعالٰی سارے گناہوں کو بخش دیتا ہے، واقعی وہ بڑی، بخشش بڑی رحمت والا ہے۔"

مزید یہ کہ اسکی رحمت کی طلب ہر وقت رکھنی چاہئے چنانچہ قرآن کی بہت سی دعاؤں میں رحمت کی طلب کا ذکر موجود ہے مثلاً،

"رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً "[20]

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔"

"رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ" [21]

" اے ہمارے رب ! ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دے اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، یقیناً تو ہی بڑی عطا دینے والا ہے۔"

" قَالَا رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ۚ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ " [22]

"دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا اور اگر تو ہماری مغفرت نہ کرے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

"رَبَّنَا اغۡفِرۡ لَنَا وَلِاِخۡوَانِنَا الَّذِيۡنَ سَبَقُوۡنَا بِالۡاِيۡمَانِ وَلَا تَجۡعَلۡ فِىۡ قُلُوۡبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ "[23]

"اے ہمارے پروردگار ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ایمانداروں کی طرف ہمارے دل میں کہیں (اور دشمنی) نہ ڈال -اے ہمارے رب بیشک تو شفقت و مہربانی کرنے والا ہے۔"

"رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الرّٰحِمِيۡنَ "[24]

"میرے بندوں کی ایک جماعت تھی جو برابر یہی کہتی رہی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لا چکے ہیں تو ہمیں بخش اور ہم پر رحم فرما تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔"

3. احادیث میں رحم کا تصور

احادیث پاک میں بھی جابجا ایسی دُعائیں موجود ہیں جن مین اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کی گئی ہے مثلا

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي"[25]

"محمد بن مسعود، زید بن حباب، کامل ابو علاء، حبیب بن ابی ثابت، سعید، بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو سجدوں کے درمیان یہ دعا پڑھتے تھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي (یعنی اے اللہ میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر، مجھے عافیت دے، ہدایت دے اور رزق دے۔

---

[20]۔ القرآن، 10:18

[21]۔ القرآن، 8:3

[22]۔ القرآن، 23:7

[23]۔ القرآن، 59:10

[24]۔ القرآن، 109:23

[25]۔ ابو داؤد، سلیمان بن اشتعت بن اسحق لجستانی، "سنن ابی داؤد" ، مکتبہ مصطفیٰ محمد، قاہرہ، مصر، 1387ھ، ح۔842

"حدثنا قتيبة بن سعيد ، قال حدثنا الليث ، عن يزيد بن أبي حبيب ، عن أبي الخير ، عن عبد الله بن عمرو ، عن أبي بكر الصديق ـ رضى الله عنه ـ أنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم علمني دعاء أدعو به في صلاتي. قال " قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت ، فاغفر لي مغفرة من عندك ، وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم "[26]

"ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بیان کیا، ان سے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ نے ان سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم نے، ان سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہانہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئیے جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپنے فرمایا کہ یہ دعا پڑھا کر۔" قل اللهم إني ظلمت نفسي ظلما كثيرا ولا يغفر الذنوب إلا أنت ، فاغفر لي مغفرة من عندك ، وارحمني إنك أنت الغفور الرحيم "۔اے اللہ! میں نے اپنی جان پر (گناہ کرکے) بہت زیادہ ظلم کیا پس گناہوں کو تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں۔ مجھے اپنے پاس سے بھرپور مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحم کر کہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا بیشک وشبہ تو ہی ہے۔"

احادیث میں رحم پر بہت زور دیا گیا ہے مثلاً

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا قَيْسٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ وَفِي الْبَاب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو" [27]

"محمد بن بشار، یحیی بن سعید، اسماعیل بن ابوخالد، قیس بن ابوحازم، حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اس باب میں حضرت عبدالرحمن بن عوف، ابوسعید، ابن عمر، ابوہریرہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔"

"حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَيَعْرِفْ شَرَفَ كَبِيرِنَا" [28]

"ابوبکر محمد بن ابان، محمد بن فضیل، محمد بن اسحاق، حضرت عمر بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے۔"

"حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي قَابُوسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمْ الرَّحْمَنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنْ الرَّحْمَنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللَّهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ" [29]

"ابن ابی عمر سفیان، عمرو بن دینار، ابوقابوس، حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمن بھی رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ رحم بھی رحمن کی شاخ ہے جس نے اس کو جوڑا اللہ بھی اس سے رشتہ جوڑ لیں گے۔ اور جو اسے قطع کرے گا اللہ بھی اس سے قطع تعلق کرلیں گے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔"

---

[26]۔ بخاری، "الجامع الصحیح"، ح۔834

[27]۔ ابن ماجہ، ابوعبداللہ محمد بن یزید "سنن ابن ماجہ"، ج۔2، داراحیاء التراث العربی، بیروت، 1395ھ، ص۔261

[28]۔ ترمذی، الجامع ترمذی، ح۔1983

[29]۔ ایضاً، ح۔1987

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاحِبَ هَذِهِ الْحُجْرَةِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ"[30]

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالقاسم صادق المصدوق اس حجرے میں رہنے والے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مہربانی اور رحم دلی سوائے بدبخت کے کسی سے نہیں چھینی جاسکتی۔"

ایک حدیث میں یہ فرمایا گیاہے کہ درودِ پاک پڑنے سے اللہ تعالی کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا"

"ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایاجو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتاہے اللہ تعالی اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتاہے" [31]

قرآن وحدیث سے ثابت ہے کہ اسلام نے بندوں کے لئے اللہ تعالی کی رحمت کی طلب اور حصول کے متعدد مواقع فرہم کئے ہیں۔

عن أبي هريرة . رضى الله عنه . قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " لما قضى الله الخلق كتب في كتابه ، فهو عنده فوق العرش إن رحمتي غلبت غضبي ".

"ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکا تو اپنی کتاب (لوح محفوظ) میں، جو اس کے پاس عرش پر موجود ہے، اس نے لکھا کہ میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے"[32]

لیکن یہ رحمت قیامت کے دن صرف اہل ایمان کے لئے ہو گی، کافروں کے لئے نہیں۔ مطلب یہ کہ دنیامیں تواس کی رحمت عام ہے، جس سے مومن اور کافر، فرمانبردار ونافرمان سب فیض یاب ہو رہے ہیں لیکن آخرت میں صرف اہل ایمان دامانِ رحمت میں جگہ پاسکیں گے اور کافروں کاٹھکانہ جہنم ہو گا اور کسی سے عذاب کاٹلنا جو ایک بہت بڑی کامیابی ہو گی، وہ اللہ تعالی کی رحمت کی وجہ سے ہو گا۔

مولاناابولکلام آزاد بیان القرآن میں نے رحمت کے تصور کویوں بیان فرمایاہے،

"کائنات کاجمال اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کا عکس ہے اور یہی صفت زندگی کی تمام نشوارتقاء کی ذمہ دار ہے۔ اللہ تعالی کی صفتِ قہریہ اپنی جگہ ہیں مگر اس کی صفاتِ رحمت عام اور وسیع تر ہیں جو صرف گناہ گاروں تک محدود نہیں بلکہ ساری کائنات کے لئے آفادہ اور فیضانِ عام کا سرچشمہ ہے"[33]

4. قرآن مجید میں لفظ رحم کے استعمالات

لفظ رحم اور اس کے مشتقات قرآن پاک میں بڑی کثرت سے استعمال ہوئے ہیں۔ مثلاً

- مشکلات سے نجات دینا

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ"[34]

"اور اگر ہم ان پر رحم فرمائیں اور ان کی تکلیفیں دور کر دیں تو یہ تو اپنی اپنی سرکشی میں جم کر اور بھکنے لگیں"

---

[30]۔ ابوداؤد "سنن ابی داؤد"، ح۔ 4853

[31]۔ ترمذی، الجامع ترمذی، ح-467

[32]۔ بخاری، "صحیح البخاری"، کتاب التوحید، ح-3194

[33]۔ آزاد، ابوالکلام، مولانا، "بیان القرآن" ج، 1، کراچی، حکمتِ قرآن انسٹیٹوٹ، 2012، ص۔ 31

[34]۔ القرآن، 75:23

- بیوی یا اولاد بخشنا یا بیماری سے شفا دینا

جیسے حضرت ایوبؑ کے بارے میں فرمایا،

"فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَّآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَى لِلْعَابِدِيْنَ" [35]

"تو ہم نے اس کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا اور اس کو اہل و عیال عطا فرمائے بلکہ ان کے ساتھ ویسے ہی اور، اپنی خاص مہربانی سے تاکہ سچے بندوں کے لئے سبب نصیحت ہو۔"

اسی طرح یونسؑ کو مچھلی کے پیٹ سے نجات اللہ کی رحمت سے ملی۔ارشاد ہوتا ہے کہ،

"لَوْلَا أَنْ تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُوْمٌ" [36]

"اگر اسے اس کے رب کی نعمت نہ پالیتی تو یقیناً وہ برے حالوں میں چٹیل میدان میں ڈال دیا جاتا۔"

- امن و حفاظت

امن و حفاظت کے لئے بھی قرآن میں رحم کا لفظ استعمال ہوا ہے۔جیسے،

"هَلْ آمَنُكُمْ عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَى أَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا وَّهُوَ أَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ" [37]

"(یعقوب علیہ السلام نے) کہا مجھے تو اس کی بابت تمہارا بس ویسا ہی اعتبار ہے، جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تھا۔ بس اللہ ہی بہترین محافظ ہے اور وہ سب مہربانوں سے بڑا مہربان ہے۔"

- نقصان سے بچنے کے لئے

جیسے ارشاد ہوتا ہے کہ،

"قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَيَغْفِرْ لَنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ" [38]

"اور جب نادم ہوئے اور معلوم ہوا کہ واقعی وہ لوگ گمراہی میں پڑ گئے تو کہنے لگے کہ اگر ہمارا رب ہم پر رحم نہ کرے اور ہمارا گناہ معاف نہ کرے تم ہم بالکل گئے گزرے ہو جائیں گے۔"

- قرآن کا نازل کرنا بھی رحمت ہے

ارشاد ربانی ہے کہ،

"تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" [39]

"اتاری ہوئی ہے بڑے مہربان بہت رحم والے کی طرف سے۔"

- سواریوں کا انتظام کرنا

قرآن میں ارشاد ہوتا ہے،

"وَتَحْمِلُ أَثْقَالَكُمْ إِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ إِلَّا بِشِقِّ الْأَنْفُسِ إِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ" [40]

---

[35]۔ القرآن، 84:21

[36]۔ القرآن، 49:68

[37]۔ القرآن، 63:12

[38]۔ القرآن، 49:7

[39]۔ القرآن، 2:41

"اور وہ تمہارے بوجھ ان شہروں تک اٹھالے جاتے ہیں جہاں تم آدھی جان کیئے پہنچ ہی نہیں سکتے تھے۔ یقیناً تمہارا رب بڑا شفیق اور نہایت مہربان ہے۔اسی طرح فرمایا،"

"رَبُّكُمُ الَّذِىۡ يُزۡجِىۡ لَـكُمُ الۡـفُلۡكَ فِى الۡبَحۡرِ لِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمۡ رَحِيۡمًا" [41]

"تمہاراپروردگاروہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ وہ تمہارے اوپر بہت مہربان ہے۔"

- اللہ کی طرف سے توبہ کی توفیق دینااور قبول کرنارحمت ہے جیسے،

"فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ" [42]

(حضرت) آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے چند باتیں سیکھ لیں (ا) اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بیشک وہ ہی توبہ قبول کرنے والا ہے۔

- ثابت قدمی اوراللہ کی طرف سے احکام کی تعلیم دینا بھی اللہ کی جانب سے رحمت ہے

"رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَيۡنِ لَـكَ وَمِنۡ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسۡلِمَةً لَّكَ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبۡ عَلَيۡنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِيۡمُ" [43]

"اے ہمارے رب ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے"

- نفس کی سرکشی سے بچنا

"وَمَاۤ اُبَرِّئُ نَفۡسِىۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌ ۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّىۡ ؕ اِنَّ رَبِّىۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ" [44]

"میں اپنے نفس کی پاکیزگی بیان نہیں کرتا- بیشک نفس تو برائی پر ابھارنے والا ہی ہے- مگر یہ کہ میرا پروردگار ہی اپنا رحم کرے یقیناً میرا رب پالنے والا بڑی بخشش کرنے والا اور بہت مہربانی فرمانے والا ہے۔"

- رہنمائی کرنااور اندھرے سے روشنی کی طرف لانا

"هُوَ الَّذِىۡ يُصَلِّىۡ عَلَيۡكُمۡ وَمَلٰٓـئِكَتُهٗ لِيُخۡرِجَكُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَكَانَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَحِيۡمًا" [45]

"وہی ہے جو تم پر رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے (تمہارے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں) تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف لے جائے اور اللہ تعالیٰ مومنوں پر بہت ہی مہربان ہے۔"

- دنیا میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آنا رحمت ہے۔

"وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ" [46]

"اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

- آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سخت مخالفت، تکالیف اور لالچ کے باوجود بھی ثابت قدم رہنا اللہ کی رحمت کے باعث ہے

"وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا" [47]

---

[40] ۔القرآن، 7:16

[41] ۔القرآن، 60:17

[42] ۔القرآن، 37:2

[43] ۔القرآن، 128:2

[44] ۔القرآن، 53:12

[45] ۔الاحزاب، 43:33

[46] ۔القرآن، 107:21

"اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحم تجھ پر نہ ہوتا تو ان کی ایک جماعت نے تو تجھے بہکانے کا قصد کر ہی لیا تھا- مگر دراصل یہ اپنے آپ کو ہی گمراہ کرتے ہیں، یہ تیرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے-"

- بارش کا برسنا

بارش کا برسنا اور برسانا بھی اللہ کی رحمت ہے۔

"وَهُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ الرِّيٰحَ بُشۡرًاۢ بَيۡنَ يَدَيۡ رَحۡمَتِهٖۚ وَاَنۡزَلۡنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوۡرًا" 48

"اور وہی ہے جو باران رحمت سے پہلے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔"

"وَهُوَ الَّذِيۡ يُنَزِّلُ الۡغَيۡثَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا قَنَطُوۡا وَيَنۡشُرُ رَحۡمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الۡوَلِيُّ الۡحَمِيۡدُ" 49

"اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہو جانے کے بعد بارش برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلا دیتا ہے وہی ہے کارساز اور قابل حمد و ثنا۔"

- کشتیوں کا منزل مقصود تک سلامتی سے پہنچنا

ارشاد ہوتا ہے،

"وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖٮهَا وَمُرۡسٰٮهَا ؕ اِنَّ رَبِّيۡ لَـغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ" 50

"نوح نے کہا اس کشتی میں بیٹھ جاؤ اللہ ہی کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا ہے، یقیناً میرا رب بڑی بخشش اور بڑے رحم والا ہے۔"

- اختلاف اور فرقہ بندی سے بچنا

"وَّلَا يَزَالُوۡنَ مُخۡتَلِفِيۡنَ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ" 51

"وہ تو برابر اختلاف کرنے والے ہی رہیں گے۔ بجز ان کے جن پر آپ کا رب رحم فرمائے-"

- دنیا اور آخرت میں بھلائیوں کا لکھا جانا

"اَنۡتَ وَلِيُّنَا فَاغۡفِرۡ لَنَا وَارۡحَمۡنَا وَاَنۡتَ خَيۡرُ الۡغٰفِرِيۡنَ- وَاكۡتُبۡ لَنَا فِيۡ هٰذِهِ الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ اِنَّا هُدۡنَاۤ اِلَيۡكَ"52

"تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہم پر مغفرت اور رحمت فرما اور تو سب معافی دینے والوں سے زیادہ اچھا ہے۔ اور ہم لوگوں کے نام دنیا میں بھی نیک حالی لکھ دے اور آخرت میں بھی ہم تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔"

- شیطان کی پیروی سے بچنا

"وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ لَاتَّبَعۡتُمُ الشَّيۡطٰنَ اِلَّا قَلِيۡلًا"53

"اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو معدودے چند کے علاوہ تم سب شیطان کے پیروکار بن جاتے۔"

- اللہ تعالیٰ کا عذاب میں جلدی نہ کرنا

ارشاد ہوتا ہے کہ،

"وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ ذُو الرَّحۡمَةِ ؕ لَوۡ يُؤَاخِذُهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ الۡعَذَابَ"54

---

[47]۔ القرآن، 113:4

[48]۔ القرآن، 48:25

[49]۔ القرآن، 25:42

[50]۔ القرآن، 41:11

[51]۔ القرآن، 119:11

[52]۔ القرآن، 55،56:7

[53]۔ القرآن، 83:4

" تیرا پروردگار بہت ہی بخشش والا اور مہربانی والا ہے وہ اگر ان کے اعمال کی سزا میں پکڑے تو بیشک انہیں جلدی عذاب کردے۔"

- عذاب سے پناہ دینا

"قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ اَهۡلَکَنِیَ اللّٰهُ وَمَنۡ مَّعِیَ اَوۡ رَحِمَنَا فَمَنۡ یُّجِیۡرُ الۡکٰفِرِیۡنَ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ"[55]

" آپ کہہ دیجئے! اچھا اگر مجھے اور میرے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ ہلاک کردے یا ہم پر رحم کرے (بہر صورت یہ تو بتاؤ) کہ کافروں کو دردناک عذاب سے کون بچائے گا؟"

- بھول چوک کی معافی

"لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ فِیۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَلٰکِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِیۡمًا" [56]

"تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں البتہ گناہ وہ ہے جسکا تم ارادہ دل سے کرو اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔"

- آزاد عورتوں سے نکاح مشکل ہونے کی صورت میں لونڈیوں سے نکاح کی اجازت بھی رحمت ہے

"وَمَنۡ لَّمۡ یَسۡتَطِعۡ مِنۡکُمۡ طَوۡلًا اَنۡ یَّنۡکِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُکُمۡ مِّنۡ فَتَیٰتِکُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِیۡمَانِکُمۡ ؕ بَعۡضُکُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ ۚ فَانۡکِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ---ذٰلِکَ لِمَنۡ خَشِیَ الۡعَنَتَ مِنۡکُمۡ ؕ وَاَنۡ تَصۡبِرُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ" [57]

"اور تم میں سے جس کسی کو آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کرنے کی پوری وسعت و طاقت نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں سے جن کے تم مالک ہو اپنا نکاح کر لو اللہ تمہارے اعمال کو بخوبی جاننے والا ہے، تم سب آپس میں ایک ہی تو ہو اس لئے ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کر لو اور قاعدہ کے مطابق ان کے مہر ان کو دے دو، کنیزوں سے نکاح کا یہ حکم تم میں سے ان لوگوں کے لئے ہے جنہیں گناہ اور تکلیف کا اندیشہ ہو اور تمہارا ضبط کرنا بہت بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا اور بڑی رحمت والا ہے۔"

- تزکیہ نفس اور پاکی اختیار کرنا

ارشادِ ربانی ہے،

"وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَتُهٗ مَا زَکٰی مِنۡکُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ" [58]

"اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی بھی کبھی بھی پاک صاف نہ ہوتا۔"

- رزق کی تنگی کو کشادگی میں بدلنا

"وَاِمَّا تُعۡرِضَنَّ عَنۡهُمُ ابۡتِغَآءَ رَحۡمَةٍ مِّنۡ رَّبِّکَ تَرۡجُوۡهَا فَقُلۡ لَّهُمۡ قَوۡلًا مَّیۡسُوۡرًا" [59]

"اور اگر تجھے ان سے منہ پھیر لینا پڑے اپنے رب کی رحمت (رزق) کی جستجو میں، جس کی امید رکھتا ہے تو بھی تجھے چاہیے کہ عمدگی اور نرمی سے انہیں سمجھادے۔"

---

[54]۔ القرآن، 58:18

[55]۔ القرآن، 28:67

[56]۔ القرآن، 5:33

[57]۔ القرآن، 25:4

[58]۔ القرآن، 10:24

[59]۔ القرآن، 28:17

- قصاص کے احکام رحمت ہیں

"ذٰلِكَ تَخۡفِيۡفٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَرَحۡمَةٌ" [60]

"یہ تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے۔"

- نیک بندوں میں داخل کرنا

"وَاَدۡخِلۡنِيۡ بِرَحۡمَتِكَ فِيۡ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيۡنَ" [61]

"اور مجھے اپنی رحمت سے نیک بندوں میں شامل کرلے۔"

- قیامت کے عذاب کی برائیوں سے بچانا

"وَمَنۡ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوۡمَئِذٍ فَقَدۡ رَحِمۡتَهٗ‌ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ" [62]

"حق تو یہ ہے کہ اس دن تو نے جسے برائیوں سے بچالیااس پر تو نے رحمت کر دی اور بہت بڑی کامیابی ہے۔"

- قیامت کے دن مومنون کے چہروں کا روشن ہونا

ارشاد ہوتا ہے کہ،

"وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِىۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ‌ؕ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ" [63]

"اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہونگے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔"

- رات اور دن کا آنا جانالوگوں کے لئے رحمت ہے

اللہ تعالیٰ نے دن کو معاش کے لئے اور رات کو آرام کے لئے پیدا فرمایا۔

"وَمِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَالنَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَلِتَبۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِهٖ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ" [64]

"اس نے تو تمہارے لئے اپنے فضل و کرم سے دن رات مقرر کر دیئے ہیں کہ تم رات میں آرام کرو اور دن میں اس کی بھیجی ہوئی روزی تلاش کرو یہ اس لئے کہ تم شکر ادا کرو۔"

- کائنات کی ہر چیز رحمت ہے

جیسے ارشاد ہوتا ہے،

"وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ‌ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ۝ اِنَّ فِىۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَاخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَالۡفُلۡكِ الَّتِىۡ تَجۡرِىۡ فِى الۡبَحۡرِ بِمَا يَنۡفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ مَّآءٍ فَاَحۡيَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا وَبَثَّ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصۡرِيۡفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الۡمُسَخَّرِ بَيۡنَ السَّمَآءِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ" [65]

"تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں وہ بہت رحم کرنے والا اور بڑا مہربان ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزیں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا۔ آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا۔ اس میں ہر

---

[60]۔ القرآن، 178:2

[61]۔ القرآن، 19:27

[62]۔ القرآن، 9:23

[63]۔ القرآن، 107:3

[64]۔ القرآن، 73:28

[65]۔ القرآن، 163:2

قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔"

عیسائی کہتے ہیں کہ ہم میں رحمت اور مہربانی کا عنصر زیادہ ہے ۔مگر قرآن میں ان سے مراد حواری ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے رحمت اور مہربانی ڈال دی تھی۔ارشاد ہوتا ہے کہ،

"وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ ۙ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً " [66]

"اور ان کے بعد عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کو بھیجا اور انہیں انجیل عطا فرمائی اور ان کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کر دیا۔"

ذوالقرنین نے جب لوگوں کو یاجوج وماجوج کی شر سے بچایا تو اس کو اللہ کی رحمت سے تعبیر فرمایا کہ یہ کامیابی اللہ کی رحمت کی نشانی ہے۔

"قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ " [67]

"کہا یہ سب میرے رب کی مہربانی ہے۔"

موسیٰؑ اور خضرؑ کے واقعہ میں جب خضر علیہ السلام نے ایک تختہ نکال کر غریبوں کی کشتی کو بچا لیا، ناعاقبت اندیش لڑکے کو قتل کیا اور یتیم اور مسکین لڑکوں کے خزانے کو بچانے کے لئے دیوار مرمت کی تو اسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دیا۔

"فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَآ اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ڰ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ ۭ ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا" [68]

"تو تیرے رب کی چاہت تھی کہ یہ دونوں یتیم اپنی جوانی کی عمر میں آکر اپنا یہ خزانہ تیرے رب کی مہربانی اور رحمت سے نکال لیں، میں نے اپنی رائے سے کوئی کام نہیں کیا۔ یہ تھی اصل حقیقت اور ان واقعات کی جن پر آپ سے صبر نہ ہو سکا۔"

خود خضر علیہ السلام کو جو کچھ عطا ہوا وہ بھی رحمت ہے

"فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَيْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا " [69]

"پس ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا، جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا۔"

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زبان کی لکنت اور سینے میں تنگی کی وجہ سے اپؑ کے ساتھ آپ کے بڑے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام کو آپؑ کے ساتھ پیغمبر بنا کر بھیجا گیا جو اللہ تعالیٰ کی مہربانی تھی۔

"وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا " [70]

"اور اپنی خاص مہربانی سے اس کے بھائی کو نبی بنا کر عطا فرمایا۔"

ابراھیم علیہ السلام کے بڑھاپے اور ان کی زوجہ محترمہ کی بانجھ پن کے باوجود ان کو اولاد بخشنا خاص رحمت خداوندی تھی۔

"قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" [71]

---

[66]۔ القرآن، 27:57

[67]۔ القرآن، 98:18

[68]۔ القرآن، 82:18

[69]۔ القرآن، 65:18

[70]۔ القرآن، 53:19

[71]۔ القرآن، 73:11

"فرشتوں نے کہا کیا تو اللہ کی قدرت سے تعجب کر رہی ہے؟ تم پر اے اس گھر کے لوگوں اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں - بیشک اللہ حمد و ثنا کا سزاوار اور بڑی شان والا ہے۔"

بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کو جو کچھ عطا ہوا وہ سب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نتیجہ تھی۔ارشاد ہوتا ہے کہ،

"وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا" [72]

"اور ان سب کو ہم نے اپنی بہت سی رحمتیں عطا فرمائیں اور ہم نے ان کے ذکر جمیل کو بلند درجے کا کر دیا"

"رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ" [73]

"اے ہمارے پروردگار! تونے ہر چیز کو اپنی بخشش اور علم سے گھیر رکھا ہے، پس انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیری راہ کی پیروی کریں اور تو انہیں دوزخ کے عذاب سے بھی بچالے۔"

"وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ" [74]

"وہ خود اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں۔"

5. خلاصہ بحث

رحم اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفت ہے اور کائنات کی یہ خوبصورتی اللہ تعالیٰ کی صفتِ رحمت کا عکس ہے اور یہی صفت زندگی کی تمام نشوارتقاء کی ذمہ دار ہے قرآن و حدیث میں رحم کا تصور بہت وسیع معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ قرآن میں 422 مرتبہ رحم اور اس کے مشتقات آئے ہیں۔جن میں سے 114 بار بسمہ اللہ الرحمان الرحیم اور باقی دوسری آیات میں آیا ہے۔ کبھی یہ هدایت ورحمت کے لئے آیا ہے، کبھی مودت اور رافت کے لئے استعمال ہوا ہے - کہیں برائی اور ضرر کی ضد کے طور پر آیا ہے۔ کہیں بارش، شادابی اور اللہ کے فضل و کرم کے طور پر۔ کبھی آپ ﷺ کی ذات کو رحمت قرار دیا گیا اور کبھی قرآن کو رحمت سے تعبیر کیا گیا۔ مشکل کشائی، امن و آمان، حفاظت، نقصان و خسارے سے بچنا، سواریوں کا انتظام کرنا، توبی کی توفیق دینا اور قبول کرنا، نفس کی سرکشی سے بچنا، رہنمائی اور دنیا و آخرت میں انعامات کا دینا، شیطان کی پیروی سے بچنا، دنیا و آخرت عذابِ خداوندی سے پناہ دینا سب رحمت کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ بھول چوک کو گناہ شمار نہ کرنا، تزکیہ نفس اور پاکیزگی اختیار کرنا، تنگی رزق کا کشادگی میں بدلنا، نیکی، عافیت، رات و دن کا آنا جانا، قیامت کے روز مومنون کے چہروں کا روشن ہونا رحمت ہی رحمت ہے بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ نعمت اور رحمت ہے۔ احادیث میں بھی جابجا ایسی دُعائیں موجود ہیں جن مین اللہ تعالیٰ سے رحمت طلب کی گئی ہے۔ مندرجہ بالا بحث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رحمت کی وجہ سے دنیا کا سارا نظام قائم و دائم ہے۔دنیا سے اگر رحمت نکال لیا جائے تو قیامت آنے میں دیر نہیں ہو گی۔ الغرض کائنات کی ہر چیز، زمین و آسمان، دن اور رات کا آنا جانا، دریاوں اور سمندروں میں کشتیوں کا چلنا اور فوائد حاصل کرنا، بادل، بارش، مختلف اقسام کے درخت اور پودے، ہواوں کا چاروں طرف لگنا، سب ہی اللہ کی رحم کی نشانیاں ہیں۔

[72]۔القرآن، 50:19

[73]۔القرآن، 7:23

[74]۔القرآن، 57:17